میں جب تک زندہ ہوں
تمہاری جڑوں میں پانی پھیرتا رہوں گا

۱۹۲۱ء میں تحریک خلافت کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ گرفتار ہوئے تو انہیں لاہور سنٹرل جیل کے "گوراوارڈ" میں قید کر دیا گیا۔ ابھی دو ہفتے ہی گزرے تھے کہ اچانک ایک روز سپرنٹنڈنٹ جیل نے شاہ جی کو اپنے دفتر میں طلب کیا اور انگریزی میں لکھی ہوئی ایک درخواست انہیں پیش کی کہ وہ اس پر دستخط کردیں جس پر درج تھا۔

"اگر اس دفعہ حکومت مجھے معاف کردے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ میری کوئی حرکت ایسی نہیں ہوگی جس سے حکومت کو کسی قسم کی شکایت پیدا ہو"

شاہ جی نے اس معافی نامہ کے ہزار ٹکڑے کر کے اسے پاؤں تلے روندا اور تین دفعہ اس پر تھوکا۔ پھر غضبناک ہو کر واپس لوٹ گئے۔

اس واقعہ کے چند ہی دنوں بعد شاہ جی کو پنجاب کی سخت ترین جیل، ڈسٹرکٹ جیل میانوالی منتقل کر دیا گیا۔

مدت قید ختم ہونے میں ابھی چھ ماہ باقی تھے کہ ایک بار پھر یہی عمل دہرایا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے معافی نامہ دستخط کے لیے پیش کیا تو شاہ جی نے فرمایا

"میں جو کچھ کہتا ہوں وہ اس پر لکھو گے۔"

سپرنٹنڈنٹ: جی ہاں

شاہ جی: تو پھر لکھو "میں جب تک زندہ ہوں تمہاری جڑوں میں پانی پھیرتا رہوں گا"

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

۱۹۲۱ء